عارف سیالکوٹی

اقبال

نئے نغمے نئے انداز سے گاتا ہوا اٹھا — نئی تدبیر سے حالات سلجھاتا ہوا اٹھا
خودی کا راگ کچھ اس آتشیں انداز سے چھیڑا — کہ ملت کے دلوں میں آگ بھڑکاتا ہوا اٹھا
بصد جرأت فصیلِ خود فریبی توڑ کر رکھ دی — لوائے شوکتِ جمہور لہراتا ہوا اٹھا
دلوں میں جذبۂ آزادیٔ کامل کیا روشن — غلاموں کے لہو کو خوب گرماتا ہوا اٹھا
کبھی رنگین ماضی کی سنہری داستاں چھیڑی — کبھی حالِ زبوں پر غور فرماتا ہوا اٹھا
سنبھالا عزم کی گرتی ہوئی دیوارِ کہنہ کو — فضاؤں پر حیاتِ تازہ برساتا ہوا اٹھا
سنایا مژدۂ صبحِ حقیقت شب پرستوں کو — وہ ذکرِ عظمتِ اسلام دہراتا ہوا اٹھا
ملوکیت ہو، یا فسطائیت ہو، مزدکیت ہو — وہ ہر فتنے کو، ہر باطل کو ٹھکراتا ہوا اٹھا
کہا اس نے یہ باطل ہے "وطن سے قوم بنتی ہے" — وطن اور قوم کا مفہوم سمجھاتا ہوا اٹھا
تدبر سے، تفکر سے، تحمل سے، دلائل سے — وہ ہر مشکل کو، ہر الجھن کو سلجھاتا ہوا اٹھا

الہ آباد کی تقریر میں تفصیل سے عارف
وہ آزادی کا خاکہ پیش فرماتا ہوا اٹھا